اڑتیسواں ۳۸ سالانہ تقریب تقسیم اسناد

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ، پشاور

بتاریخ ۹ راکتوبر ۱۹۸۶ء

پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کی ۳۸ ویں تقریب تقسیم اسناد بتاریخ ۹ راکتوبر ۱۹۸۶ء کو منعقد ہوئی۔ اس موقع پر جناب قاضی عبدالمجید عابد وزیر خوراک، زراعت و امداد باہمی حکومت پاکستان مہمان خصوصی تھے جنہوں نے تربیت یافتہ افسران میں ڈگریاں تمغے اور انعامات تقسیم کئے۔

اس تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد جناب محمود اقبال شیخ ڈائریکٹر جنرل نے پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کی سرگرمیوں کا ایک جائزہ پیش کیا جو مندرجہ ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم وزیر خوراک، زراعت و امداد باہمی، حکومت پاکستان

وائس چانسلر صاحبان جامعات پشاور

معزز خواتین و حضرات

السلام علیکم

جناب عالی!

ہر ادارے کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ متعلقہ صاحب حکمت و عمل کبھی کبھار وقت نکال کر اس کی کارکردگی کا جائزہ لیں اور اپنے خطاب اور مفید مشوروں سے نوازیں۔ ہم سب آپ کے بے حد مشکور ہیں کہ آپ اپنی بے شمار مصروفیات کے باوجود یہاں تشریف لائے اور اس تقریب کو رونق بخشی۔ آپ کی موجودگی سے ہماری حوصلہ افزائی ہوئی ہے

جناب والا!

آپ جیسے صاحب فہم و فراست صحافی اور تجربہ کار سیاست دان سے یہ بات مخفی نہیں کہ زندگی کے ہر شعبے کی ترقی

کے پیچھے تحقیق و تدریس کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ بالکل اسی طرح جنگلات کی ترویج و ترقی کے لئے اس ادارے نے اپنی بساط کے مطابق کوشش کی ہے۔ یہ بات بھی روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ جنگلات جیسے قابلِ تجدید قدرتی سرمائے کو ایسے طریقوں سے پروان چڑھانا کہ ان پر بنیادی اثر ہوئے بغیر ممکن ہی نہیں۔ لیکن اگر بنیاد صحیح نہ ہو اور واضح مقاصد سامنے نہ ہوں تو تحقیق عمل اور جستجو کے تمام اقدام غلط راہوں کی طرف اٹھتے ہیں۔ ہمارے تمام تر پروگراموں میں اس بنیادی ضرورت کو ہم نے مدنظر رکھا ہوا ہے اس ادارے میں تحقیق کے ان پہلوؤں پر زیادہ توجہ دی جارہی ہے جن کا فائدہ عملی طور پر فیلڈ فارسٹرز، زمینداروں اور درخت لگانے میں دلچسپی رکھنے والے دیگر اداروں اور شائقین کو پہنچے۔

جناب والا !

جو بڑے بڑے عوامل ماحول کی موجودہ زبوں حالی کے موجب ہیں ان میں سرِفہرست نباتات کی تباہی ہے۔ لوگ اپنی ایندھن۔ عمارتی لکڑی۔ مویشی چرانے کی ضروریات کو پورا کرنے اور کاشت کاری کے لئے زمین حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی نباتات بے دریغ کاٹ رہے ہیں اور دباؤ اتنا زیادہ ہے کہ اسے سنبھلنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ لیکن وہ تمام لوگ جو اِن علاقوں میں رہ رہے ہیں ان کی اپنی روزمرہ کی ضرریات ہیں جن کو حاصل کئے بغیر وہ بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ یہ ایک ہمہ گیر مسئلہ ہے لیکن یہ بات بھی اہم ہے کہ ہمیں نہ صرف اپنے ماحول کو مزید برباد ہونے سے بچانا ہے بلکہ اس کی حالت کو سنوارنا اور بہتر بھی بنانا ہے اگر اس کی طرف توجہ نہ دی گئی تو خدانخواستہ ہماری یہ سرسبز و شاداب اور حسین وادیاں اور زرخیز میدان ایک نہ ایک دن بنجر ریگستانوں میں تبدیل ہوجائیں گے۔ ان علاقوں میں موسمی اثرات۔ بارش کی کمی۔ مویشیوں کی بلا روک ٹوک چرائی اور پودوں کی غیر تسلی بخش حالت اور زمین کے ناکارہ اور بنجر ہوجانے کی وجہ سے شجر کاری اور گھاس لگانا خاصا مشکل ہوگیا ہے۔ کوئی مثبت لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے اس میں تحقیق کا کردار بالکل واضح ہے اس سلسلے میں ہم نے مناسب جگہوں سے بیج جمع کرکے اور باہر سے بیج منگوا کر سائنسی طریقوں پر نرسریوں میں پودوں کی نشوونما کی ہے ان مخصوص علاقوں کی نشاندہی کی ہے جہاں سے بیج حاصل کرنا چاہیئے پودوں کو مختلف جغرافیائی خطوں میں ٹسٹ کیا ہے اور پھر ان پودوں کی محکموں کو ترسیل کی ہے۔ اس معمولی سی تحقیق کی بدولت بارانی۔ ریگستانی، سیم زدہ اور تھور زدہ علاقوں میں شجر کاری کی ابتداء ہوچکی ہے جن میں تھل۔ کوہستان۔ پسنی اور گوادر کے علاقوں سے حوصلہ بخش نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ آہستہ بڑھنے والے پودوں پر کھاد کے تجربات کئے ہیں۔ قدرتی جنگلات کی مناسب دیکھ بھال اور انتظام کے لئے جدول تیار کئے ہیں قدرتی جنگلات کی مناسب دیکھ بھال اور انتظام کے لئے جدول تیار کئے ہیں، درختوں کی کٹائی۔ ڈھلائی اور خراب ہوئے بغیر منڈیوں تک پہنچانے کے نئے طریقے وضع کئے ہیں۔ لکڑی کو کیڑے مکوڑوں سے بچانے اور اسے دیرپا بنانے میں کافی پیش رفت ہوئی ہے۔ چراگاہوں سے زیادہ گھاس حاصل کرنے، آبگیر رقبوں سے پانی کی روانی اور مٹی کی بروگی کا تخمینہ لگانے کے علاوہ ان کی حفاظت اور لوگوں کو ان کی مناسب دیکھ بھال

سے روشناس کرانے پر خاصا حوصلہ افزا کام ہوا ہے۔ زمینداروں کو تیز بڑھنے والے اور ہمہ اوصاف درختوں سے روشناس کرانے اور انہیں درخت لگانے کی طرف راغب کرنے کے اہم فریضے کا عمل ہم نے اور صوبائی محکموں نے باہمی طور پر اپنے ذمے لے رکھا ہے۔ زمینداروں کی آمدن میں اضافہ کرنے کے لئے پاکستان میں پہلی مرتبہ ہائی برڈ اور صحت مند ریشم کے کیڑوں کے انڈے پیدا کئے گئے ہیں جو ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ یہ سلسلہ اگر جاری رکھا جا سکا تو ہم چار پانچ سال کے قلیل عرصے میں ریشم کے کیڑوں کے انڈوں کی پیداوار میں انشاء اللہ خود کفیل ہو جائیں گے۔

پچھلے دنوں اسلام آباد میں ماحول کے سلسلے میں چار روزہ ورکشاپ منعقد ہوئی تھی جس میں بہت سے ماہرین نے شرکت کی تھی۔ ان کی آراء کے مطابق یہ احساس ہی نہیں پایا جاتا کہ ہم ماحول کو کس قدر تباہ کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی متفقہ فیصلہ تھا کہ مقامی آبادیوں کو اپنے ساتھ ملائے بغیر ماحول کو سنوارنے کا کام ممکن نہیں ان کی جائز ضروریات انہیں فراہم کرنا ہوں گی انہیں مالی اعانت دینا ہوگی اور انہیں گھریلو دستکاریوں کی طرف راغب کرنا ہوگا۔ اچھے مویشی پالنے کی ترغیب دینا ہوگی۔ کھیتوں کی مناسب دیکھ بھال اور بہتر بیج اور کھاد سے روشناس کرانا ہوگا تاکہ ان کی مالی حالت سدھرے اور جنگل کاٹنے اور نباتات کو نقصان پہنچانے کی ضرورت نہ رہے۔ ہم ان کو اپنے ذاتی کردار اور عمل سے اعتماد میں لے سکتے ہیں۔ ایسی کئی مثالیں موجود بھی ہیں مثلاً صوبہ سرحد میں لوگوں نے ہزاروں ایکڑ اراضی جس کو وہ ناقص طور پر کام میں لا کر ناقابل استعمال بنا رہے تھے محکمہ جنگلات کے حوالے کی اور اس پر پھلدار اور دیگر اقسام درختاں کی کامیاب شجر کاری کی گئی۔ نہ وہاں سے درخت کاٹے گئے اور نہ ہی مویشیوں کو کھلا چھوڑا گیا۔ ماحول کو بربادی سے بچانے کے لئے اور ساتھ ہی ساتھ مقامی لوگوں کی آمدنی میں اضافہ کرنے کی ایک بہترین مثال ہے اور اسے ماڈل بنا کر پاکستان کے دیگر علاقوں میں رائج کیا جا سکتا ہے۔

کھیتی باڑی کے ساتھ ساتھ زرعی زمین پر شجر کاری کا مرحلہ اب ایک اہم دور میں داخل ہو گیا ہے۔ پورے ملک میں اس سلسلے میں کئی پروگرام شروع ہو چکے ہیں۔ اس طرح کے کسی بھی منصوبے کے کامیاب ہونے کے لئے مالک زمین کی غیر مشروط رضامندی ایک لازمی امر ہے اسے کامیابی سے چلانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کی ضرورت ہے۔

—— لوگوں کو وہ درخت مہیا کئے جائیں جن کی افادیت ہمہ گیر ہو مثلاً جلانے کی لکڑی۔ عمارتی لکڑی۔ چارہ۔ پھل۔ پھول وغیرہ ان سے حاصل ہو سکیں۔ نیز وہ زمین کو بہتر بنائیں اور مشکل جگہوں پر جہاں کچھ اور نہ اُگ سکتا ہو وہاں بہتر ان کی کامیابی کا امکان ہو۔

—— بلاسود، نسبتاً آسان قسطوں پر قرضے دیئے جائیں۔

—— چونکہ ناہموار، بنجر اور کئی صورتوں میں ناکارہ زمین کو ہموار کرنا یا وٹ بندی کرنا ہوتی ہے اس لئے بلاسود یا آسان قسطوں پر قرضوں کی ضرورت ہے اس سلسلے میں زرعی ترقیاتی بنک ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

—— زمین پر جنگل لگانے کی صورت میں ٹیکس۔ مالیانہ وغیرہ میں کمی کی جائے۔

—— جس طرح کئی صنعتی علاقے ٹیکس فری زون قرار دیئے جاتے ہیں اسی طرح وہ علاقے جہاں درخت لگائے جائیں ٹیکس فری لینڈ قرار دے دیئے جائیں۔

—— کاشتکاروں کو اچھی قسم کے بیج اور پودے وغیرہ بہت کم نرخوں پر سارا سال مہیا کئے جائیں اور جب بھی کاشتکار چاہے اسے اپنے علاقے کے قریب ہی یہ تمام چیزیں دستیاب ہوں۔

—— سوشل اور کلچرل مدد کرنے کے لئے سڑکیں بنائی جائیں۔ ڈسپنسریاں بنائی جائیں سکول۔ مکتب۔ امداد باہمی کی سوسائیٹیاں اور پانی کی سپلائی اور دیگر بنیادی ضرورتیں مہیا کی جائیں۔ اس سے کسان خوشحال اور صحت مند ہوگا اور درخت لگانے کیطرف توجہ دے سکے گا۔

—— ان اقدامات کی طرف توجہ دلانے کا مقصد یہ ہے کہ دوسرے دیہات سدھار اور دیہی ترقی کے محکموں کے ساتھ مل کر محکمہ جنگلات بہت بہتر خدمت کر سکتا ہے اور اپنے پروگراموں کو بخوبی پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے۔

—— اس کے علاوہ مقامی دستکاریاں مثلاً مگس بانی۔ ریشم کاری وغیرہ کی طرف راغب کر کے کاشتکاروں کو اپنی مدد آپ بہتر طور پر کرنے کی ضرورت ہے۔

—— مزید برآں مقامی اداروں کو قائم کرنے اور ان کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ غریب کسان ان سے کماحقہ فائدہ اٹھا سکیں۔ وگرنہ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ امراء کا چونکہ اپنا اثر ورسوخ ہوتا ہے وہ حکام سے زیادہ فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور بے چارہ غریب کچھ بھی حاصل نہیں کر پاتا۔

جناب والا!

اس موقع پر ہمارے ادارے کے لئے غیر ملکی معاونت کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں اس میں یو این ڈی پی۔ ایف اے او جی ٹی زیڈ اور یو ایس ایڈ قابل ذکر ہیں ان کی مدد سے ہمارے سائنسدان اور فیلڈ فارسٹرز نہ صرف ملک میں بلکہ ملک کے باہر بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس ادارے کی بہتر کارکردگی کے پیش نظر ایف اے او۔ یو این ڈی پی اور جی ٹی زیڈ مزید امداد دینے کے لئے تیار ہیں اور کئی ایک پراجیکٹ مختلف مراحل سے گزر رہے ہیں اور امید ہے کہ آپ کی اعانت اور توجہ سے بہت جلد منظور ہو جائیں گے۔ کینیڈا بھی خاص شعبوں میں مدد کے لئے تیار ہے۔ تعلیم و تربیت کی مزید سہولتوں کے لئے پی ایف آئی اور کامن ویلتھ فارسٹری انسٹی ٹیوٹ لنک قائم کرنے کے لئے گفت و شنید جاری ہے اگر امداد و تعاون کا یہ سلسلہ جاری رہا تو ہم انشاءاللہ چند سالوں میں اس قابل ہو جائیں گے کہ جنوب مشرقی اور وسطی ایشیا کے تمام ممالک کے لئے ایک پائیدار اور رہبر ادارے کے طور پر خدمت انجام دے سکیں گے۔ آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ اس سال ہم صومالیہ، سری لنکا

لیبیا۔ نیپال اور بنگلہ دیش کے طلبہ کے لئے لمبے اور چھوٹے عرصے کے کورس شروع کر رہے ہیں۔ یہاں کے سائنسدانوں کی ذہنی صلاحیت اور قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایف اے او نے کئی ایک تحقیقی مقالے ہم سے لکھوائے ہیں اور وہ ہماری کاوشوں سے مکمل طور پر مطمئن ہیں۔ یہاں کے سائنسدانوں نے ابوظہبی اور سوڈان کا دورہ کر کے ان ممالک میں شجرکاری کی رفتار و کامیابی پر رپورٹیں لکھی ہیں جنہیں "ایف اے او" نے سراہا ہے۔

اس ادارے میں تحقیق اور دو سالہ ایم ایس سی اور بی ایس سی کی تعلیم کے علاوہ چھوٹے عرصے کے INSERVICE TRAINING COURSES کا سلسلہ بھی جاری رہا اس میں "مینیجمنٹ پلان" لکھنے، آبگیر رقبوں کو سنوارنے سنبھالنے اور لوگوں کو ان کی مناسب دیکھ بھال کرنے کے اطوار، ریشم کے کیڑے پالنے اور ان کی خوراک کی مناسب دیکھ بھال۔ پاک فوج کے جوانوں کے لئے درخت لگانے کی تربیت۔ درخت اور گھاس لگانے کی نمائش۔ لکڑی کو بہتر طریقے سے جنگلوں سے نکالنے اور انجنیئرز کے لئے لکڑی کی پہچان اور مناسب استعمال وغیرہ کے کورسز شامل ہیں۔ مزید برآں مونٹانا سٹیٹ یونیورسٹی کے تعاون سے محکمہ جنگلات اور جنگلی جانوروں سے متعلق اداروں کے اہل کاروں کے لئے ڈیڑھ ماہ کی مدت کی عملی اور درسی تربیت دی گئی جو کامیاب رہی۔ آزاد کشمیر اور بلوچستان میں جاری شدہ ورلڈ بینک کے پراجیکٹس کے لئے تحقیقی روابط قائم کئے گئے ہیں اس کے علاوہ درخت اور گھاس لگانے کا شوق اور جذبہ رکھنے والے عوام اور دیگر محکموں کے لئے نہ صرف تصدیق شدہ پودے اور بیج فراہم کئے گئے بلکہ نرسریاں اور پودے لگانے کا عملی مظاہرہ بھی کر کے دکھایا ہے۔

جناب والا! آپ کے علم میں یہ بات ضرور ہوگی کہ صوبوں سے پڑھے لکھے فارسٹرز اس ادارے میں DEPUTATION پر آیا کرتے تھے لیکن اب یہ سلسلہ قریب قریب ختم ہو چکا ہے اس کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے صوبوں سے استدعا کی جائے کہ وہ اپنے نوجوان فارسٹر صاحبان دو یا تین سال کے لئے ضرور بھیجیں تاکہ وہ تحقیق اور تدریس کی موجودہ منازل سے آگاہ ہو سکیں اور واپس جا کر اپنے علم کو عملی صورت دے سکیں۔

اگر صوبوں میں سٹاف کی کمی ہو اور وہ اپنے افسر فارغ نہ کر سکتے ہوں تو ہم یہاں سے باہمی تبادلے کی بنیاد پر دو یا تین سال کے لئے اپنے ایم ایس سی فارسٹری ڈگری حاصل کئے ہوئے افسران کو بھیج سکتے ہیں۔ جو ایک تو ان کی جگہ لے سکیں گے اور دوسرے وہ عملی میدان کی دشواریوں، تکالیف و مسائل اور ضروریات سے بہرہ ور ہو کر واپس لوٹیں گے جس سے پڑھانے اور ریسرچ کرنے کی کارکردگی یقیناً بہتر ہو جائے گی۔ اس دوطرفہ ٹریفک کا عمل ملک میں جنگلات کی بہتری اور اضافے کا سبب بنے گا۔

میں کامیاب ہونے والے طلبہ کو مبارکباد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ یہاں تربیت حاصل کرنے کے بعد اپنے ملک کو سرسبز بنانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے اور قدرتی وسائل کی بقا اور تجدید کے لئے جہاد میں صفِ اوّل کے سپاہی کا کردار ادا کریں گے۔

جناب والا! آخر میں ایک بار پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس تقریب کی صدارت قبول فرما کر آپ نے اس ادارے کے کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

شکریہ

سالانہ رپورٹ

(1985-86ء)

راجہ محمد اشفاق ۔ ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن ڈویژن ، پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم مہمانِ خصوصی، مہمانانِ گرامی ۔ معزز خواتین و حضرات

السلام علیکم

38 پاسنگ آؤٹ کے موقع پر میں آپ کا اور دیگر مہمانانِ گرامی کا بے حد مشکور ہوں کہ جنہوں نے شرکت فرما کر آج کی تقریب کو رونق بخشی ہے ۔ آج کی تقریب اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اسے پشاور یونیورسٹی کے قوانین کے مطابق پہلا Convocation منعقد کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے اور یہ بھی اعزاز ہے کہ اس کی پہلی صدارت آپ فرما رہے ہیں۔

جنابِ عالی !

اس ادارے سے اب تک کل 462 طلبہ ، نائب مہتمم جنگلات ACF/SDFO اور 770 آمین جنگلات (RFO) کا کورس جو کہ بالترتیب ایم ایس سی اور بی ایس سی فارسٹری کے کورس ہیں، مکمل کر چکے ہیں بیرونی ممالک کے 72 طلبہ بھی اس ادارے سے تربیت حاصل کر چکے ہیں ۔ ایم ایس سی اور بی ایس سی فارسٹری میں کامیاب ہونے والے طلبہ کی تعداد جن کے لئے آج یہ تقریب منعقد ہوئی ہے، کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

صوبے / ادارے / بیرونی ممالک	ایم ایس سی	بی ایس سی
صوبہ سرحد	2	9
صوبہ پنجاب	6	-
صوبہ سندھ	1	-
صوبہ بلوچستان	-	4
آزاد کشمیر	4	6

ناردرن ایریا	—	2
پاکستان ایگریکلچرل ریسرچ کونسل اسلام آباد	2	—
بنگلہ دیش	16	—
ایتھوپیا	—	1
میزان	31	22

جناب عالی!

ایم ایس سی اور بی ایس سی کے سلیبس کو بہتر بنانے اور جنگلات کی ضرورت کے مطابق ڈھالنے کے عمل کو تواتر کے ساتھ جاری رکھا جاتا ہے۔ ایم ایس سی فارسٹری کی سطح پر سال ۱۹۸۱ء میں Forest Products & Engineering کی Specialization کو کورس میں شامل کیا گیا تھا جس سے ایسے تربیت یافتہ افراد کو تیار کرنا مقصود تھا جو کہ لکڑی کے ضیاع کو کم سے کم کرنے، لکڑی کے بہتر استعمال کو بروئے کار لانے اور لکڑی کی جنگل سے نکاسی Transport کی سہولت بہتر بنانے میں مدد کریں۔ سال ۱۹۸۵ء میں Watershed Management کے کورس کو ایم ایس سی فارسٹری کی سطح پر شامل کیا گیا تھا جس کا مقصد واٹرشیڈ کے رقبہ جات میں زمین کی بُردگی یعنی Erosion کے عمل کو روکا جائے اور ساتھ ہی ساتھ ندی نالوں اور دریاؤں کے کناروں کو بچایا جائے اور اب سال ۱۹۸۶ء میں ایک اور بے حد اہم کورس کو شامل کیا جا رہا ہے جسے فارم اینڈ انرجی فارسٹری Farm and Energy Forestry کا نام دیا گیا ہے۔ اگرچہ نام اور کام پرانا ہے مگر اسے سائنسی بنیادوں پر چلانے کے لئے باقاعدہ ایم ایس سی کی سطح پر کورس میں شامل کرنے کا بندوبست اب کیا جا رہا ہے جس کا مقصد ایسی افرادی قوت تیار کرنا ہے جو سرکاری جنگلات سے ہٹ کر خالصتاً عوام کے لئے کثیر المقاصد پودے نرسریوں میں تیار کر کے ان کے گھروں تک پہنچائے۔ اس کا دوسرا مقصد عوام کے ساتھ مل کر عوام ہی کے تعاون سے عوام کے لئے پودے مہیا کرنا اور ان کی حفاظت کے لئے عوام میں شعور پیدا کرنا ہے۔ اس کورس کو Forestry Planning & Development سکیم کے تحت USA کی تین رکنی جماعت نے دو ماہ کی کاوشوں کے بعد تیار کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ فارسٹری کا یہ عمل سرکاری رقبہ جات کے علاوہ اب عوامی فارسٹری کی بھی دیکھ بھال کے لئے آگے بڑھے گا اور جس کے لئے ان طلبہ کی سوچ اور تربیت کا رخ تعیّن کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ یہ عمل جاری رہے گا۔ اس کے ساتھ ہی میں مسرت سے یہ ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں کہ ایم ایس سی کی سطح پر یہ کورس ایشیا میں اپنی نوعیت کا پہلا کورس ہے۔

جناب عالی! ۱۹۸۳ء میں آپ کی وزارت نے عین نوازش کی اور چودہ ملین روپے کی ایک سکیم منظور فرمائی

جس کا مقصد اس ادارے کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ لیکن تین سال گزرنے کے بعد بھی اس سکیم میں مطلوبہ تعلیمی معیار کا اسٹاف بھرتی نہ کیا جا سکا۔ کہ اس نئے اسٹاف کی Justification نہیں ہے۔

جنابِ عالی!

میں آپ کی خصوصی توجہ Specialization کی طرف دلوانا چاہتا ہوں جس کی آج کل کے سائنسی دور میں بہت ہی زیادہ اہمیت ہے۔ ہمارے طلبہ کو دو سالہ کورس کے دوران تقریباً ۴۸ مختلف مضامین پڑھنے پڑھتے ہیں اور پھر انہیں امتیازی نمبروں سے امتحان پاس کرنا ہوتا ہے۔ طلبہ کو کورس مکمل کرنے کے لئے Forest Management Plan کے علاوہ Thesis بھی لکھنا ہوتا ہے جس کے لئے ایسے استاد کا ہونا بہت ضروری ہے جو کہ اس فیلڈ کا ماہر ہو۔ اس کے برعکس حالت یہ ہے کہ ایک استاد کے پاس کئی کئی طلبہ اس کی خصوصی فیلڈ کے علاوہ دوسرے مضامین کے لئے بھی رہنمائی حاصل کرتے ہیں لہٰذا دوسو نمبروں کی Thesis کو جو جائز توجہ ملنی چاہیئے نہیں مل سکتی اور اس طرح Thesis کے معیار پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ اساتذہ کی کمی کے باعث استاد کو کئی ایسے مضامین بھی پڑھانا پڑتے ہیں جن کا آپس میں ربط نہیں ہوتا اور جس کی وجہ سے پڑھائی کے اعلیٰ معیار کو زیادہ عرصہ تک برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ فی الوقت فارسٹری کے ۴۸ مضامین کے لئے Faculty کی کل تعداد آٹھ ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اور خصوصی مضامین پڑھانے کے لئے اس ادارہ کے تحقیق میں مصروف سائنسدانوں سے مدد لی جاتی ہے جو خود اپنے تحقیقی کام میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں انہیں اکثر اس سلسلہ میں فیلڈ کے کام کے لئے لمبے دورے کرنا پڑتے ہیں اور اس طرح طلبہ کی طرف زیادہ توجہ نہیں دے پاتے

جنابِ عالی!

مزید برآں ایم ایس سی فارسٹری کے طلبہ اکثر پہلے ہی کسی مضمون میں ایم ایس سی کی سطح تک کی ڈگری لے چکے ہوتے ہیں اور پبلک سروس کمیشن کا ضروری امتحان پاس کرنے کے بعد فارسٹری کی تعلیم اور تربیت کے لئے اس ادارے میں آتے ہیں لہٰذا ان جیسے تعلیم یافتہ طلبہ کے پڑھانے کے لئے اعلیٰ معیار کے اساتذہ اگر نہ مہیا کئے گئے تو اس ادارے کا وقار نہ صرف اندرونِ ملک بلکہ بیرونِ ملک بھی کم ہو جائے گا۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اسکیم میں منظور شدہ سٹاف کو بھرتی کرنے کے لئے فی الفور حکم صادر فرمایا جائے۔

جنابِ عالی!

گزشتہ سال اس موقعہ پر ایک اور اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرائی تھی کہ فنی تعلیم خواہ Wildlife Management میں ہو یا Range Management میں یا کسی اور مضمون میں! اس کی افادیت کا خاطر خواہ فائدہ اس وقت تک نہیں اٹھایا جا سکتا جب تک ہر سپیشل فیلڈ میں Chief Conservator کی سطح تک علیحدہ

Cadre کا انتظام نہ کیا جائے۔

Wildlife Management Department صوبہ سرحد نے 1985–87 کے لئے دو ایم ایس سی زولوجی
طلبہ کو پبلک سروس کمیشن کی سلیکشن کے بعد Wildlife Management and National Parks
Management میں تربیت کے لئے یہاں بھیجا ہے انہیں فارسٹری کی تعلیم کے ساتھ ساتھ Wildlife Management
کے کورس کے علاوہ Thesis بھی کرنا ہوگی، وائلڈ لائف اور فارسٹری کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ وائلڈ لائف اپنے تحفظ اور
بچاؤ و خوراک کے لئے جنگلات کا تحفظ چاہتی ہے۔

جناب والا۔ میں امید کرتا ہوں کہ Sind Wildlife Management Board اور Punjab Wildlife
Management Department اپنے افسران کو فارسٹری اور وائلڈ لائف کی تربیت کے لئے اس ادارے میں بھیجیں
گے تاکہ ان افسران کو بعد میں محکمہ جنگلات میں ترقی کرنے کے لئے کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ اسکی مثال Forest Development
Corporation صوبہ سرحد ہے جنہوں نے دو انجنیئروں کو ایم ایس سی فارسٹری کے لئے یہاں بھیجا ہے جوکہ تربیت کے
بعد اس محکمہ کے دیگر افسران کے برابر ہوں گے

ایک اور توجہ طلب معاملہ یہ ہے کہ جنگلات کے رقبہ جات کے علاوہ ایسے رقبے موجود ہیں جہاں قدرتی نہری پانی کی کمی
اور شدید آب و ہوا کی وجہ سے کاشت نہیں کی جاسکتی۔ البتہ ان پر کارآمد خودرو جھاڑیاں اور گھاس کو اُگا کر جانوروں کے
لئے چارہ مہیا کیا جاسکتا ہے اس قسم کے Rangelands صوبہ بلوچستان میں 98 فیصد ہیں جب کہ سندھ میں تھرپارکر کا
علاقہ اور پنجاب میں چولستان اور تھل موجود ہیں۔ یہ وسیع علاقے ہیں جن کو سائنسی بنیادوں اور صحیح تنظیمی ڈھانچوں پر استوار کر کے
وہاں کے رہنے والے لوگوں کی زندگی کو بہتر بنایا جاسکتا ہے Rangelands کو بہتر بنانے اور ان کی دیکھ
بھال کے لئے کسی صوبہ میں ایک عدد D.F.O ہے تو کسی دوسرے میں Conservator کی سطح تک بندوبست کیا گیا ہے
مگر یہ حقیقت ہے کہ اب تک Rangeland Management پر پوری توجہ نہیں دی گئی۔ لہٰذا میری استدعا ہے کہ اتنے
بڑے اور وسیع رقبہ جات کے لئے Range Guard سے لے کر Chief Conservator Rangelands تک
فارسٹ سروس کے تحت تنظیمی ڈھانچہ بنایا جائے اور یہی تجویز Wildlife Management اور National
Parks Management کے لئے ہے جس میں نچلی سطح سے لے کر اوپر Chief Conservator Wildlife
اور Chief Conservator National Parks فارسٹ سروس کے تحت Agencies ہوں۔ مزید یہ
کہ تمام یہ تنظیمی ڈھانچے ایک ہی وزیر اور سیکرٹری فارسٹ، وائلڈ لائف، نیشنل پارکس اور رینج لینڈ کے ماتحت ہوں۔ البتہ یہ
ضروری ہے کہ جو افسر مندرجہ بالا مضامین کی تربیت لے کر اس ادارہ سے جائیں وہ اپنی ہی Agency میں کام کریں۔

اس طرح ایسے تمام تنظیمی ڈھانچوں میں ان کے لئے ترقی کے مواقع زیادہ ہوں گے اور وہ دلجمعی سے کام کر سکیں گے۔

میں تمام صوبائی فارسٹ ڈیپارٹمنٹس اور مرکزی محکموں کے سربراہان اور ان کے عملہ کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اپنی مصروفیات کے باوجود طلبہ کے تعلیمی دوروں کے دوران ان کی تربیت میں دلچسپی لے کر انہیں بہترین فارسٹر بننے کا موقع فراہم کیا۔ میں جناب وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی اور ان کے عملے خصوصاً Controller of Examinations کا ممنون ہوں جنہیں نے طلبہ کے بروقت امتحان لے کر اور نتائج کا اعلان کر کے تعلیمی استعداد بڑھانے میں مدد دی۔ میں کمانڈنٹ ملٹری کالج آف انجینئرنگ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے روایت کے مطابق طلبہ کو تین ہفتے کے Field Engineering کورس کے لئے اپنے ادارے میں سہولت پہنچائی۔

میں آخر میں کامیاب ہونے والے طلبہ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے اور رزق حلال کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔

"شکریہ"

Merit list of M.Sc. Forestry (1984-86) based on the marks obtained at first attempt in the Annual Examinations. Marks at denominator include the supplementary marks.

S.No.	Name	Marks	Country/Province/Agency
1.	Laskar Muqsudur Rehman	2154	Bangladesh.
2.	Ghulam Akbar	2057	PARC.
3.	Haradhan Banik	2047	Bangladesh.
4.	Sheikh Suleman	2036	N.W.F.P.
5.	Tapan Kumar Dey.	2022	Bangladesh.
6.	Sabir Hussain	2007	N.W.F.P.
7.	Md. Akbar Hossain	1984	Bangladesh.
8.	Md. Rafiqul Islam	1976	Bangladesh.
9.	Md. Faraque Hossain	1938/1962	Bangladesh.
10.	Anwar Hossain	1925	Bangladesh.
11.	Jamil Ahmad	1919	Punjab.
12.	Zahir Hossain Khandaker	1903/1931	Bangladesh.
13.	Md. Yunus Ali	1998	Bangladesh.
14.	Aurang Zeb.	1879	A. J. Kashmir.
15.	Ratan Kumar Mazumder	1874	Bangladesh.
16.	Mohammad Shamsul Alam	1871	Bangladesh.
17.	Shahid Rashid Awan	1870	Punjab.
18.	Mohammad Shafiul Alam Chowdhury	1866	Bangladesh.
19.	Md. Nuran Nabi Mrindha	1866	Bangladesh.
20.	Muhammad Ilyas Bashir.	1847	Punjab.
21.	Abdullah Al-Mamun Chowdhury	1795/1818	Bangladesh.
22.	Mohammad Younus Khan.	1787	A. J. Kashmir.
23.	Abdul Jabbar Shaheen	1753/1774	Punjab.
24.	Dewan Zafrul Hassan.	1751	Bangladesh.
25.	Nasar Ahmad	1721	A. J. Kashmir.
26.	Maazullah Khan	1715	P.A.R.C.
27.	Kartik Chandra Sarkar	1707/1730	Bangladesh.
28,	Mahmood Ahmad	1641/1664	Punjab.
29.	Mohammad Nadeem Qureshi.	1626	Punjab.
30.	Syed Asher Ali	1592/1628	Sind.
31.	H. Walayat Hussain	1442/1520	A. J. Kashmir.

Merit List of B.Sc. Forestry (1984-86) based on the marks obtained at First Attempt in the Annual Examinations. Marks at denominator include the supplementary marks.

S.No.	Names	Marks	Country/Province/Agency
1.	Aamir Shehzad	1979	Baluchistan.
2.	Manzoor Hussain Tabasum	1920	Baluchistan.
3.	Abdul Basit	1861	Baluchistan.
4.	Khurshid Ali Khan	1853	N.W.F.P.
5.	Nisar Ahmad Khan	1776/1791	N.W.F.P.
6.	Muhammad Rafique Khan	1757	A.J. Kashmir.
7.	S. Muhammad Asad Hamdani	1728	A.J. Kashmir.
8.	Abid Hussain	1684/1685	A.J. Kashmir.
9.	Mubbashar Nabi Shah	1668	A.J. Kashmir.
10.	Gulzar Rahman	1631/1647	N.W.F.P.
11.	Hazrat Mir	1602	N.W.F.P.
12.	Imtiaz Ahmad	1550/1586	A.J. Kashmir.
13.	Ghulam Jilani	1543/1555	Gilgit.
14.	Saleemullah	1541/1586	N.W.F.P.
15.	Mohammad Zubair Qureshi	1495/1562	N.W.F.P.
16.	Nasar Khan	1495/1530	N.W.F.P.
17.	Saleemullah Khan	1490/1539	Gilgit.
18.	Muhammad Farooq	1453/1531	N.W.F.P.
19.	Shamsul Wahab	1424/1530	N.W.F.P.
20.	Girma Mekonen	1416/1511	Ethiopia.
21.	Viqar Akhtar	1405/1501	A.J. Kashmir.
22.	Zaigham Ali	1375/1462	Baluchistan.

ACADEMIC PRIZES

M.Sc. FORESTRY 1984-1986 COURSE

1.	Dux Medal (Gold First in Class	Lasker Maqsudur Rahman (Bangladesh)
2.	Director Forest Education Medal (Silver) First in Silviculture	Ghulam Akbar (PARC)
3.	Institute Medal (Gold) Best Practical Forester	Shabir Hussain. (N.W.F.P.)
4.	Bolan's Medal (Silver) First in Working Plan	Shabir Hussain (N.W.F.P.)
5.	Director Forest Education Medal (Silver) First in Forest Management.	Laskar Maqsudur Rahman (Bangladesh)
6.	Dr. R.M. Gorrie's Medal (Silver) First in Watershed Management.	Aurangzeb (Azad Kashmir)

B.Sc. FORESTRY 1984-86 COURSE

1.	Institute's Medal (Gold First in Class.	Aamir Shehzad (Baluchistan)
2.	Institute Medal (Gold) Best Practical Forester	Aamir Shehzad (Baluchistan)
3.	Dr. R.M. Gorrie's Medal (Silver) First in Watershed Management.	Aamir Shehzad (Baluchistan)
4.	Director Forest Education Medal (Silver) First in Forest Biometrics.	Manzoor Hussain Tabasum (Baluchistan)
5.	Institute's Medal (Silver) First in Silviculture.	Abdul Basit (Baluchistan)
6.	Director Forest Education Medal (Silver) First in Forest Management.	Mubashar Nabi Shah (Azad Kashmir)

خطاب

جناب قاضی عبدالمجید عابد، وزیرِ خوراک، زراعت و امداد باہمی حکومت پاکستان

بر موقع اڑتیسواں (۳۸) جلسہ تقسیم اسناد، پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ، پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

ڈائریکٹر جنرل پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ، ڈائریکٹر فارسٹ ایجوکیشن، کامیاب ہونے والے طلبہ، خواتین و حضرات!

السلام علیکم

اللہ تعالےٰ نے پاکستان کو مختلف قسم کی آب و ہوا، شاداب زمین اور وافر پانی سے نوازا ہے۔ یہاں پر ایک طرف تو وسیع و عریض اور سرسبز و شاداب وادیاں ہیں اور دوسری طرف وسائل سے بھرپور ریگستان و کوہستان۔ ملک کا ایک کنارا بے پایاں سمندر وں کو چھوتا ہے تو دوسرا آسمان سے سرگوشیاں کرتے ہوئے بلند و بالا چوٹیوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے یہاں کے سرد و گرم اور معتدل موسم، انواع و اقسام کی نباتات و جمادات کی نمو کا باعث ہیں۔ یہ تمام رنگینیاں اور وسائل ایسے مسیحاؤں کے منتظر ہیں جو انہیں قائم و دائم رکھیں۔ اس مسیحائی میں بہت ہی اہم کردار آپ لوگوں کا ہے جو ضروری علم سے بہرہ ور اور آراستہ ہیں۔

اس بات کو مان لینے میں کوئی حرج نہیں کہ موجودہ جنگلات، نباتات اور جمادات کی کمی ہماری اپنی پیدا کردہ ہے۔ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس پاک سرزمین کے ہر خطے میں انواع و اقسام کی نباتات کی بہتات تھی لیکن جوں جوں آبادی بڑھتی گئی، کھانا پکانے کے لئے ایندھن، گھر بنانے و آلات کشاورزی کے لئے عمارتی لکڑی اور کھیتی باڑی کے لئے زمین کی ضرورت بڑھتی گئی۔ ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جنگلات پر کاری ضرب پڑی۔ زرعی زمینوں کو وسعت دینے، نئی بستیاں بسانے، نئے دفاتر، کارخانے، سکول، کالج، یونیورسٹیاں بنانے کے لئے جنگلات کی مزید کٹائی لازمی تھی نتیجتہً جنگلات کا رقبہ مزید سکڑتا گیا۔ اوائل صدی میں دور دراز کے جنگلات ذرائع آمد و رفت نہ ہونے کی وجہ سے نسبتاً محفوظ تھے۔ لیکن ان تمام علاقوں میں سڑکیں بننے کے ساتھ درختوں کی بے دریغ کٹائی شروع ہوگئی اور جنگلات پر اضافی بوجھ پڑا۔ مویشیوں کی مسلسل چرائی نے ننھے ننھے پودوں کو پنپنے نہ دیا اور قدرتی طریقہ کار جس کے ذریعے پرانے درختوں کے کٹنے پر نئے پودے خود بخود اُگ آتے ہیں۔ انسان کے ہاتھوں بے بس نظر آنے لگا۔

خود کردہ را علاج نیست۔ اب ہم ایک زبردست بحران سے دوچار ہیں لیکن ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنے سے صورتحال

بہتر تو نہ ہوگی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم موجودہ حالات سے کیسے اور کیونکر نبرد آزما ہو سکتے ہیں۔ محکموں کی کارکردگی کی طرف انگلیاں اٹھتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ متعلقہ محکمے حالات کی دشواریوں کے باوجود اپنی سی کوششوں میں مصروف ہیں یہ ہم ماننے کو تیار نہیں کہ پاکستان میں درخت لگائے ہی نہیں گئے۔ ہر سال ۱۹ ملین مکعب فٹ جلانے کی لکڑی اور ردو ملین مکعب فٹ عمارتی لکڑی کی سالانہ مانگ آخر کہاں سے پوری ہو رہی ہے۔ یہ پیداوار سرکاری زمینوں اور زرعی اراضی پر لگے ہوئے درختوں سے ہی تو حاصل ہو رہی ہے۔ ان تمام علاقوں میں درخت نظر آنا محکموں اور تعلیمی و تحقیقی درسگاہوں کی کاوشوں کا ہی حاصل ہے لیکن اس کے باوجود ہم ہر سال چودہ سو پچاس (۱۴۵۰) ملین روپے کاغذ کا گودا، کاغذ اور کچھ عمارتی لکڑی درآمد کرنے پر خرچ کر رہے ہیں۔ یہ امر ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ وافر زمین، پانی اور درختوں کی اچھی اقسام مہیا ہونے کے باوجود ہم زرمبادلہ کی اس خطیر رقم کو کیوں نہیں بچا سکتے۔ اس پر قابو پانے کے لئے مجھے آپ جیسے تعلیم یافتہ پاکستانیوں کی مدد درکار ہے جو ملک میں درخت لگانے کی مہم کو سائنسی بنیادوں پر تیز تر کر سکتے ہوں

آج کل تین چار اصطلاحات اکثر سننے میں آتی ہیں۔ یہ ہیں، آبگیر رقبے، صحراؤں کا پھیلاؤ اور سوشل فارسٹری۔ آیئے ہر ایک کی اہمیت اور اس پر کارگزاری کا تھوڑا سا جائزہ لیتے ہیں۔

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ اچھی زراعت کا انحصار بروقت اور ضروری مقدار میں پانی مہیا ہونے پر ہے۔ آبگیر رقبوں کی صحیح دیکھ بھال نہ کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے کثیر المقاصد اور گراں سرمایہ سے بنے ہوئے ڈیم مٹی، پتھر اور کیچڑ سے بھر رہے ہیں۔ زمینی کٹاؤ اور بہاؤ کا لامتناعی سلسلہ جاری ہے۔ پانی اور بجلی کی فراہمی پر زبردست دباؤ پڑ رہا ہے جہاں ڈیم نہیں یہ پانی سیلابوں کی صورت میں بے حد نقصان پہنچا رہا ہے۔ گزشتہ مون سون کو ہی لے لیں۔ عمارتی سڑکیں ریلوے لائن بجلی اور ٹیلی فون کے سلسلے تباہ ہوئے ہیں۔ انسانی جانوں مویشیوں کھڑی فصلوں اور زرعی زمینوں کا زیاں ہوا ہے یہ سب کچھ آبگیر رقبوں کی نامناسب دیکھ بھال کا نتیجہ ہے۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی ہے کہ پہاڑوں پر شجرکاری دٹ بندی اور دیگر انتظامات پر خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ فارسٹروں کو ضروری تعلیم دی جا رہی ہے اور ملکی و غیر ملکی ماہرین تحقیق اور ضروری تربیت پر مامور ہیں۔ لیکن یہ سارا کام آٹے میں نمک کے برابر ہے کیونکہ آبگیر رقبے بہت وسیع و عریض ہیں اور انہیں سنوارنے کے لئے ایک ملک گیر مہم کی ضرورت ہے اس کے ساتھ مناسب گلہ بانی کی تدابیر کو بھی شامل کرنا ہوگا کہ ان علاقوں کے عوام کے لئے مویشی پالنا ایک اہم معاشی ضرورت ہے۔

میری توجہ ریگستانوں کے پھیلاؤ کی طرف مبذول کرائی گئی ہے لیکن یہاں بھی معاشرتی مسائل ہی ہمارے سامنے آتے ہیں صحراؤں کے رہنے والے بھی روائتاً مویشی پالتے ہیں اس لئے ان کے چارے کے لئے درختوں کی شاخ تراشی کی جاتی ہے یہی حشر دیگر قسم کی نباتات یعنی جھاڑیوں اور گھاس پھونس کا ہے۔ جو کچھ مویشیوں سے بچتا ہے وہ جلانے اور گھر بار بنانے کے

لئے اکھاڑ لیا جاتا ہے۔ نباتات کی غیر موجودگی میں ریت کا پھیلنا لازمی امر ہے۔ یہ اپنی لپیٹ میں شاداب زمینوں، مواصلات کے سلسلے، نہروں اور سڑکوں کو لے لیتی ہے اور بستیوں کو غیر آباد کر دیتی ہے۔ مجھے یہ سن کر ایک گونا خوشی ہوئی ہے کہ تھل، کوہستان، پسنی اور گوادر کے علاقوں میں درخت لگانے کے کامیاب تجربات ہوئے ہیں۔ اسی طرح بارانی علاقوں میں بھی ..... شجرکاری ایک چیلنج ہے۔ مقامی لوگوں کو ان کی ضرورت کے مطابق وہ درخت فراہم کرنا جو کامیاب بھی ہوں اور کثیر المقاصد بھی، وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ناکارہ۔ بنجر، شور زدہ اور سیم زدہ علاقوں میں شجرکاری کا ایک وسیع میدان ہمارے سامنے ہے۔ یہ بہت خوش آئند بات ہے کہ تجربات اور مشاہدات کی بناء پر ایک سائنسی طریقہ کار کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس کوشش کو بار آور کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جائے گا۔ اس وقت عمل کی ضرورت ہے۔ آپ اہم اور توجہ طلب پراجیکٹ ترتیب دیں حکومت انشاءاللہ آپ کی تمام مالی ضروریات پورا کرے گی۔ لیکن ایک بات میں ضرور کہوں گا کہ علم و فن جو حکومت کی کثیر رقم خرچ کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے سرد خانوں یا الماریوں کی دھول میں دفن نہیں ہونا چاہیئے اس پر نہ صرف عمل ہونا چاہیئے بلکہ آسان زبان میں ان لوگوں تک بھی پہنچنا چاہیئے جنہوں نے اس سے قطعی فائدہ اٹھانا ہے۔

ملک میں لکڑی کی موجودہ ضروریات کا بیشتر حصہ زرعی زمینوں پر لگائے ہوئے درختوں کی وجہ سے پورا ہو رہا ہے اگر ہم نے اس SOURCE کو دیرپا یا مسلسل جاری نہ رکھا تو ہم ایک بہت بڑے بحران سے دوچار ہو جائیں گے۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے تو یو ایس ایڈ کی مدد سے ایک بڑی سکیم ۴۳۸ ملین روپے کے سرمائے سے شروع کی جا چکی ہے اس کا مقصد ہی زرعی اور بنجر زمینوں پر درخت لگانا ہے۔ ہمارا کسان سادہ لوح لیکن سمجھدار ہے وہ یقیناً آپ کی بات غور سے سنے گا۔ جب اسے یہ یقین ہو جائے گا کہ درخت لگانا ایسا ہی ہے جیسا کہ بنک میں فکسڈ ڈیپازٹ رکھنا تو وہ خود بھی آپ کی بات مانے گا اور دوسروں تک بھی پہنچائے گا، آپ اسے سیدھا راستہ دکھائیں گے تو تمام عمر آپ کا ممنون احسان رہے گا۔ یہ اب آپ کی دانش اور فہم و فراست پر مبنی ہے کہ آپ اسے کس خوش اسلوبی سے اپنے زاویۂ نگاہ سے متفق کراتے ہیں۔

دنیا میں آج کل ماحول کو بہتر بنانے کا چرچا بھی عام ہے۔ تمام ممالک خواہ وہ ترقی یافتہ ہوں یا ترقی پذیر اس امر کو محسوس کر رہے ہیں کہ جب تک اپنے بگڑے ہوئے قدرتی ماحول کی اصلاح نہیں کریں گے اور اسے مزید خراب ہونے سے نہیں بچائیں گے تو ہماری یہ دنیا اتنی خوبصورت نہیں رہے گی۔ اس ضمن میں جنگلات اور دیگر نباتات کا مثبت کردار کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ شہروں میں اگرچہ ہوا اور پانی کی کثافت ماحول کو پراگندہ بنا رہی ہے لیکن پاکستان کا ستر فی صد رقبہ دیہی ہے اور نباتات دیہات کے ماحول کا جزو لاینفک ہیں۔ اس جزو کو بچا لیا گیا تو ہمارے سارے ملک کا ماحول انشاءاللہ خوش گوار ہو جائے گا اور تاابد قائم رہے گا۔

جنگلات کو بچانے اور مزید درخت لگانے کے لئے حکومت کی بے چینی بالکل عیاں ہے۔ صدر مملکت اور وزیر اعظم

پاکستان بار ہا ملک میں جنگلات کی کمی اور ماحول کے بچاؤ کی اہمیت پر زور دے چکے ہیں۔ حکومت نے حال ہی میں ایک زرعی کمیشن قائم کیا ہے جس میں جنگلات کی کمیٹی کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کمیٹی گزشتہ بیس سال کی کارگزاری کا جائزہ لے گی اور آئندہ ایک مثبت لائحہ عمل کے لئے اپنی مناسب اور قابلِ عمل سفارشات پیش کرے گی۔

میں نے ہر نجی محفل اور سرکاری مجالس میں پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کی عمدہ کارکردگی کا ذکر کیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ یہ ادارہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے اور ملک و قوم کو جو توقعات اس سے وابستہ ہیں وہ پوری ہو سکیں۔ تمام سائنسدان اور ملازمین جنہیں حکومت نے ایک کثیر رقم خرچ کر کے بیرونی ممالک میں اعلیٰ تعلیم دلوائی ہے وہ لگن اور محنت سے کام کریں گے اور اس ادارے کو وسطی ایشیا کے لئے ایک اہم ادارہ تسلیم کرائیں گے۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی ہے کہ اس سال لیبیا۔ نیپال۔ سری لنکا اور صومالیہ سے طلبہ یہاں چھوٹے اور لمبے عرصے کے کورس کرنے آئے ہیں۔ میں ان سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

جو نوجوان آج یہاں سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے رخصت ہو رہے ہیں۔ امید ہے وہ ان تمام توقعات پر پورا اتریں گے جو قوم نے ان سے لگا رکھی ہیں۔ میری خواہش ہے کہ یہ ادارہ اس قسم کے پریکٹیکل فارسٹر پیدا کرے۔ جو اپنے ہاتھوں سے کام کرنا عین عبادت سمجھتے ہوں۔ تعلیم دینے کے علاوہ اس ادارے پر یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے طالب علموں میں خیر و شر کی تمیز پیدا کرے اور انہیں صراطِ مستقیم دکھائے۔ اگر بنیاد صحیح نہ ہو گی تو بقول سعدی شیرازی آسمان تک دیوار ٹیڑھی ہی بنتی جائے گی۔ مجھے امید ہے کہ فیلڈ فارسٹرز بھی اس نئی پود کی رہنمائی کریں گے۔

جنگلات کو بچانا، لگانا اور پروان چڑھانا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ تمام مشکلات کو عبور کرنے کے لئے قوم کے ہر فرد بشر کو ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر اس عملی جدوجہد میں حصہ لینا ہوگا۔ یقیناً رکاوٹیں بہت ہیں اور مسائل بے شمار لیکن ایک باہمت قوم کے باہمت افراد کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں۔

شکریہ

اظہارِ تشکّر

از قاضی اشتیاق احمد صاحب انسپکٹر جنرل آف فارسٹ

جنابِ صدرِ مجلس ۔ ارباب محمد نواز صاحب ۔ وزیر زراعت و جنگلات صوبہ بلوچستان
مہمانِ گرامی و معزز خواتین و حضرات ۔

آج کی اس تقریب میں آپ کی شمولیت ہمارے لئے باعثِ انبساط و افتخار ہے ۔ آپ نے اپنی اہم اور ہمہ جہت مصروفیات کے باوجود اس تقریب کو رونق بخشی ۔ ہمیں سرفراز فرمایا اور ہماری ہمت افزائی فرمائی ۔ صدرِ محترم ناسازیٔ طبع کے باوجود آپ کی یہاں موجودگی اس ادارے کے ساتھ آپ کی لگن ۔ وابستگی اور محبت کی آئینہ دار ہے ۔ ہم اس شفقت کے لئے سراپا سپاس ہیں ۔

جناب ارباب صاحب! ہم آپکے خاص طور پر شکرگزار ہیں کہ آپ نے ہماری دعوت کو شرف قبولیت بخشا اور اس تقریب میں رونق افروز ہوئے ۔ اس ادارہ اور غالبًا بلوچستان کی بھی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ وہاں کے کسی وزیر نے ہماری سالانہ تقریب میں شمولیت فرمائی ۔ جناب ارباب صاحب ہم آپ کے ممنونِ احسان ہیں ۔

اس محفل میں جناب عبدالمالک خٹک کی موجودگی ہمارے لئے باعثِ خوشی ہے ۔ اس ادارہ کی توسیع و ترقی میں ان کا نمایاں حصہ ہے ۔ انسپکٹر جنرل آف فارسٹ کے عہدۂ جلیلہ سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی ان کی شفقت اور رہنمائی ہمیں حاصل ہے اور امید ہے کہ آئندہ بھی میسر رہے گی ۔ ہم ان کی تشریف آوری کے لئے ممنون ہیں ۔ خواجہ حمید اللہ صاحب یہاں مدت العمر استاد رہے اور نہ صرف یہ کہ وہ استاد رہے بلکہ وہ یہاں کے استاد گر بھی ہیں ۔ اس لئے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کی کامیابی میں بالواسطہ ان کا بھی حصّہ ہے ۔ ان کی رونق افزائی کے لئے ہم ہدیہ تشکر پیش کرتے ہیں ۔

ہم ان اداروں ۔ محکموں اور دوست ممالک کے بھی ممنون ہیں جنہوں نے ہمارے تعلیمی اور تحقیقی پروگرام کو بروئے کار لانے میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا ۔ ان میں جناب وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی کی ذاتِ گرامی سرِ فہرست ہے ۔ بین الاقوامی اداروں کے نمائندگان جناب البرٹ مرکل ۔ ڈاکٹر سٹوہر ۔ ڈاکٹر یارک ۔ ڈاکٹر بحراچاریا اور ان کے رفقائے کار جو یہاں موجود ہیں ہم ان کی شمولیت کے تہہ دل سے ممنون ہیں ۔

میں کامیاب ہونے والے طلبہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور انہیں آئندہ زندگی میں کامیابیوں سے ہمکنار رہنے

کے لئے حضور رسالت مآبؐ کا ارشاد گرامی یاد دلاتا ہوں کہ

"نہ اتنا سخت ہو کہ تجھے توڑا جائے اور نہ اتنا نرم ہو کہ تجھے نچوڑا جائے"

اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے علامہ اقبالؒ نے یوں لائحہ عمل تجویز فرمایا ہے۔

ع مصافِ زندگی میں سیرتِ فولاد پیدا کر
شبستانِ محبت میں حریر و پرنیاں ہو جا
گزر جا بن کے سیلِ تند خو کوہ و بیاباں سے
گلستاں رہ میں آئے تو جوئے نغمہ خواں ہو جا

میری دعا ہے کہ آپ اس ارشادِ گرامی پر عمل پیرا ہو کر زندگی میں دشواریوں کو عبور کرتے ہوئے کامیابیوں سے ہمکنار ہوں اور اپنے ملک و ملت کے لئے سرمایۂ افتخار بنیں۔

ان الفاظ کے ساتھ میں جنابِ مہمانِ خصوصی مہمانانِ گرامی، خواتین و حضرات کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ تشریف لائے اور آپ نے ہماری عزت افزائی فرمائی۔

سالانہ کھیلوں کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کھیلوں کے انچارج راجہ محمد ظریف نے مندرجہ ذیل رپورٹ پیش کی۔

محترم مہمان خصوصی، مہمانان گرامی و معزز حضرات

السلام علیکم

میں جناب والا آپ کا اور دیگر مہمانان گرامی کا مشکور ہوں کہ یہاں تشریف لائے اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔
آج کا یہ دن اس ادارہ کے شب و روز میں بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ ایسی تقریبات سے تمام طلبہ کو موقع ملتا ہے کہ تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اپنی صحت کا بھی جائزہ لے سکیں اور یہ اندازہ کر سکیں کہ کس حد تک یہ جسم ان کے تابع ہے۔

جناب والا!

یہاں یہ ذکر بے جا نہ ہوگا کہ انسان کے لئے ایک صحت مند جسم کا ہونا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ ایک ادارے کے لئے اچھے دماغ کا ہوتا ہے۔ مزید برآں آج کل کے مصروف دور میں تفریح زندگی کا جزو لازم ہے اور میری ناقص رائے میں کھیلوں سے زیادہ آسان، سستی اور ہمہ وقت میسر کوئی دوسری فرحت بخش تفریح نہیں ہو سکتی۔ کھیلتے وقت انسان نہ صرف ماحولیاتی تفکرات سے چھٹکارہ حاصل کر لیتا ہے بلکہ بیک وقت روحانی اور جسمانی تسکین بھی پاتا ہے۔

جناب والا!

جنگل بانی جیسے مشکل کام کے لئے اچھے ذہن کے ساتھ ساتھ توانا جسم کا ہونا بھی لازم ہے۔ جو شخص زیادہ سخت جان ہوگا وہ بطریق احسن اپنی ذمہ داریوں کو نبھا سکے گا۔

جناب والا!

محکمانہ مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان طلبہ کو اپنے جسم کو صحت مند اور چاک و چوبند رکھنے کی عملی تربیت دی جاتی ہے فٹ بال۔ والی بال۔ باسکٹ بال۔ لان ٹینس کے علاوہ دوسری کھیلوں کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ آج کی یہ تقریب ہر سال اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے منعقد کی جاتی ہے۔

جناب والا!

ہمارے یہ طلبہ تمام سال اپنے دن کا آغاز جسمانی ورزش سے کرتے ہیں اور اختتام شام کی کھیل پر ہوتا ہے۔ اس ادارے کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہر طالب علم بلاناغہ یہ سلسلہ جاری رکھے تاآنکہ یہ عمل اس کی زندگی کا حصہ بن جائے۔ اس سے نہ صرف پہلے سے تربیت یافتہ افراد کو جلا ملتی ہے بلکہ قواعد و ضوابط سے نابلد بھی استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک کھلاڑی کے

لئے اس کا بہتر کھیل ہی سب سے بڑا انعام ہوتا ہے اور بہتر کھیل کے لیے قوانین کی پابندی لازمی امر ہے۔

جنابِ والا!

اس سال کل ۹۵ طلبہ زیر تربیت تھے جن میں سے سولہ کا تعلق بنگلہ دیش سے اور ایک کا تعلق ایتھوپیا سے ہے۔ ان طلبہ کی تندرستی کا کڑا امتحان سال میں ایک بار نو کلومیٹر کی لمبی دوڑ ہے جو انہوں نے مطلوبہ وقت یعنی ۶۰ منٹ میں مکمل کر دکھائی۔ حوصلے، نظم و ضبط اور برداشت کا سبق جو یہ کھیل ہمیں سکھاتے ہیں۔ ہم سے جدا ہوتے والے طلبہ آنے والے کل کے لئے اپنے دامن میں سموئے رکھیں گے۔ جیتنے والے طلبہ اپنے معیار کو بہتر بنائیں گے اور انعام نہ پانے والے اپنی خامیوں کو دور کر کے صفِ اوّل میں شامل ہونے کی کوشش کریں گے۔ میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں تندرست اور توانا رکھنے کے اسی طرح مواقع فراہم کرتا رہے۔ اور ہم بہتر کھیل کے لئے قوانین کے پابند رہیں۔

رپورٹ کے بعد مہمانِ خصوصی جناب عبداللہ ڈائریکٹر رورل اکیڈمی پشاور نے جیتنے والے طلبہ اور دیگر کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور حاضرین سے خطاب فرمایا جو مندرجہ ذیل ہے۔

جناب ڈائریکٹر جنرل، ڈائریکٹر ایجوکیشن طلبہ اور دیگر خواتین و حضرات

میں آپ کا نہایت ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے ایک خوبصورت شام بخشی۔ وقت کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے میں آپ سے دو ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ کہ یہ خوشی کی بات ہے کہ یہ ادارہ جہاں پیشہ ورانہ ضروریات کو پورا کر رہا ہے وہاں اس کالج کے شرکاء اور اس کے طلبہ جو دوسرے ممالک سے تعلق رکھتے ہیں ان کو تربیت دینے کے ساتھ ساتھ جو ملک کا نظریاتی، اخلاقی اور پیشہ وار تعارف جو ملک سے باہر ہو رہا ہے وہ بھی ایک اہم رول ہے جو یہ کالج نہایت احسن طریقہ سے انجام دے رہا ہے وہ دوست جو دوسرے ممالک سے تعلق رکھتے ہیں اور یہاں ان کو پڑھنے کا موقع ملا ہے۔ ہمیں یہ امید ہے کہ ان کی دوستی اور ان کا تعلق زندگی بھر قائم رہے گا اور وہ اپنے طور اس کالج کے اپنے ملک کے اندر جہاں بھی وہ تعینات ہوں اور جو بھی ذمہ داری ان کو سونپی جائے اس ذمہ داری کے فریم ورک کے اندر وہ اس کالج کے سفیر ہوں گے۔

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مجھے ہمیشہ دو محکموں نے بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ ایک جنگلات کا محکمہ اور دوسرا ریلوے کا محکمہ۔ نہ معلوم ایسا کیوں ہے ان دونوں محکموں میں ایک خاص قسم کا کلچر ہے۔ ایک قسم کی ثقافت ہے۔ ایک خاص قسم کا رومان ہے۔ ایک کا رومان تو بڑا واضح ہے۔ یہ آپ کے محکمے کا کہ یہ فطرت کا رومان ہے اور آپ لوگ فطرت کی پاکیزگی کے بڑے قریب ہوتے ہیں۔ میرا مشاہدہ ہے کہ میں نے جتنے بھی سرکاری محکمے دیکھے ہیں ان میں سب سے زیادہ مربوط شخصیت کے لوگ محکمہ جنگلات کے ہیں۔ ان کی شخصیت نفسیاتی اعتبار سے اور اخلاقی اعتبار سے بہت مضبوط ہوتی ہے اس کی غالباً وجہ یہ ہے کہ یہ فطرت کی پاکیزگی کے قریب تر ہوتے ہیں اور اس سے شعوری یا لاشعوری طور پر اکتساب بھی کرتے

ہیں اور جس طرح فطرت پاکیزہ ہے اسی انداز میں ان کی شخصیت بھی پاکیزہ ہوتی ہے

ریلوے کا محکمہ مجھے اس لئے پسند ہے کہ ان کا اپنا ایک کلچر ہے۔ چونکہ میں خود دیہاتی ہوں۔ ہمارے دیہاتوں میں ریلوے کی مناسبت سے کچھ گانے منسوب ہیں کچھ ہجر و وصال کی کہانیاں ہیں کچھ لوگ گیت ہیں۔ تو وہ اس کا اپنا انداز ہے۔ لیکن دونوں محکموں میں جو چیز مشترک ہے وہ یہ کہ دونوں بہترین منظم ہیں۔ سوا ڈیڑھ سو سال پہلے کی تاریخ کا اگر مطالعہ کریں تو آپ کو صرف یہ دو محکمے ہی ایسے ملیں گے جن کی بہترین تنظیم ہے اور کمال یہ ہے کہ جتنی تفصیل اور قوتِ برداشت آپ کے محکمے میں ہے وہ کسی اور میں نہیں۔ فطرت کے قریب رہتے ہوئے آپ ایک مردِ کوہستانی اور مردِ میدانی کا ایک کردار ادا کرتے ہیں اور ثقافتوں کی تہذیبوں کی بقاء میں مردِ میدانی اور مردِ کوہستانی کا کیا رول ہے آپ اس کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں۔

مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ نے ڈائریکٹر جنرل صاحب کی نگرانی اور زیرِ قیادت اس کالج کو ایک گھر کی طرح بسایا ہوا ہے آپ میں جو ربط و نظم ہے ایک اقامتی ادارے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اقامتی اداروں اور غیر اقامتی اداروں کا بنیادی فرق یہی ہوتا ہے کہ اقامتی ادارے تعلیم پر زور دینے کے ساتھ ساتھ تربیت کے مواقع بھی فراہم کرتے ہیں آپ جس قدر بھی اس کائنات اور اس کی فطرت کے ساتھ جس کے آپ امین ہیں اور جس کے خزانوں اور اسرار و رموز سے آپ واقف ہیں جتنا بھی اس سے ہم آہنگ ہوں گے اتنا ہی مستفید ہو سکیں گے اور یہ آہنگ اس وقت ملتا ہے جب آپ کے جسم و جان میں ایک خاص قسم کا ربط ہو۔ جسم و جان کا ربط بہت ضروری ہے اور اسی کی ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آپ کے منتظمین آپ کی قیادت اور آپ کے افسرانِ بالا نے کھیلوں کا اہتمام کیا ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ میں ایک اقامتی ادارے کا سربراہ ہونے کی نسبت سے یہاں سے ایک تاثر اور لگن لے کر جا رہا ہوں تاکہ میں بھی اپنے ادارے میں اس قسم کی ایک شام منا سکوں۔

SPORTS PRIZES

1.	**Football**	**Captain**	**Ghulam Jilani.**
2.	**Basket Ball**	**Captain**	**Muhammad Zubair Qureshi.**
3.	**Volley Ball**	**Captain**	**Shaikh Suleman.**
4.	**Marathon (10 km)**	**Captain**	**Mohammad Latif.**

38TH ANNUAL SPORTS PRIZE LIST

Games Item	Winner	Runner Up
Field games		
Lawn Tennis Single	Syed M. Akmel Rahim M.Sc.	Manzoor Ali Sangi M.Sc.
Lawn Tennis double	Syed M. Akmal Rahim and Manzoor Ali M.Sc.	Farooq Hussain and Zafrul Hussain M.Sc.
Badminton Single	Ghulam Jilani B.Sc.	Syed M. Akmal Rahim M.Sc.
Badminton double	Syed M. Akmal Rahim and S. Mubarik Ali Shah M.Sc.	Ghulam Jilani and Manzoor Hussain B.Sc.
Captain Football team	Ghulam Jilani B.Sc.	Shahid Rashid M.Sc.
Captain Volley Ball	Sh. Suleman M.Sc.	M. Rafiq.
Captain Basket Ball	M. Zubair Qureshi	M. Jamil M.Sc.
Indoor Games		
Table Tennis single	Malik Nisar M.Sc.	Manzoor Hussain.
Table tennis double	Aamir Shehzad and M. Asghar B.Sc.	Shahid Rashid and M. Jamil M.Sc.
Carrom Single	Manzoor Ali M.Sc.	S. Akmal Rahim M.Sc.
Carrom double	Bashir Saryo and Manzoor Ali M.Sc.	Ghulam Jilani and Rafiq Khan B.Sc.

Games Item	Winner	Runner Up
Chess	Anwar Hussain M.Sc.	Ratan Kumar M. Sc.
Draughts	Rafiq Khan B.Sc.	Younis Ali Khan M.Sc.
Athletics		
100 m race	Ibrahim B.Sc.	M. Jamil M.Sc.
200 m race	M. Ilyas Bashir M.Sc.	Ibrahim B.Sc.
400 m race	M. Ilyas Bashir M.Sc.	Amir Shehzad B.Sc.
800 m race	M. Ilyas Bashir M.Sc.	Mahmood M.Sc.
1600 m race	M. Latif B.Sc.	Syed M. H. Zaidi M.Sc.
High Jump	Rafiq Khan B.Sc.	Fazal Baqi B.Sc.
Long Jump	M. Ilyas Bashir M.Sc.	M. Mahmood M.Sc.
Shot put	Mazhar B.Sc.	Rafiq Khan B.Sc.
Discus throw	Afzal Khan M.Sc.	Gulzar Rehman B.Sc.
Javelin throw	Rafiq Khan B.Sc.	Viqar B.Sc.
Best athlete of the year 1986	M. Ilyas Bashir M.Sc.	
Relay race 100 x 4	Mubashar B.Sc. Amir B.Sc. G. Jilani B.Sc. Manzoor B.Sc.	Shahid M.Sc. Ilyas M.Sc. Jamil M.Sc. Mahmood M.Sc.
Obstacle race 400 m	Mubashar B.Sc.	M. Latif B.Sc.
Three legged race	G. Jilani. Manzoor B.Sc.	Shahid Ilyas M.Sc.
Wheel barrow race	Amir and G. Jilani B.Sc.	Shahid and Jamil M.Sc.
One legged race	Mubashir B.Sc.	Manzoor Hussain B.Sc.
Sack—race	Shahid Rashid M.Sc.	Amir Shehzad B.Sc.

Games Item	Winner	Runner Up
Officers race	Nasrullah Aziz D.I.G., Forest	Haider Zaman, L.I.F.
Musical chair	M.I. Sheikh	Dr. S.M. Khan.
Tug of war M.Sc. Vs B.Sc. students	M. Younas Khan M.Sc. (Captain).	—
Tug of war Officers Vs Students	M.I. Sheikh (Captain)	—
Staff race	Ghulam Muhammad	M. Ashraf.
Special prize for		
i. Sports Secretary M.Sc.	Younis Ali Khan M.Sc.	
ii. Sports Secretary B.Sc.	Manzoor Hussain B.Sc.	
Children race boys below 6 years	M. Ayaz	Syed Abid.
Children race boys below 6—10 years	Shahid Ullah	Sajjad.
Children race Girls below 6 years	Miss Misba	Miss Azhara
Children race girls above 6 years	Miss Shazia	Miss Sidra.